زیادہ سے زیادہ توجہ سے قرآن کریم سیکھنے اور سکھانے کی کوشش کی جائے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ / جون ۱۹۶۹ء بمقام مسجد مبارک۔ ربوہ)

☆ موصی صاحبان کم از کم دو افراد کو قرآن کریم ترجمہ کے ساتھ پڑھائیں۔

☆ انسان قرب کے مقامات کو فضلِ الٰہی کے بغیر حاصل نہیں کرسکتا۔

☆ ساری آسمانی کتب سورۂ فاتحہ کا بھی مقابلہ نہیں کرسکتیں۔

☆ علم قرآن کے لئے تزکیۂ نفس، طہارتِ قلب کی ضرورت ہے۔

☆ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر سورۃ فاتحہ شائع ہوگئی۔

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے اس آیۂ کریمہ کی تلاوت فرمائی:۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ (الحجر:۸۸)

پچھلے دنوں گرمی لگ جانے کی وجہ سے مجھے کافی تکلیف رہی ہے جس کا اثر ابھی تک باقی ہے۔ آج میں اپنے اصل مضمون سے جو میں نے شروع کیا ہوا تھا ہٹ کر ایک بنیادی امر کی طرف پھر دوستوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں اور وہ تعلیم القرآن کا مسئلہ ہے۔ جیسا کہ میں بہت دفعہ بتا چکا ہوں قرآن کریم ہماری زندگی اور روح ہے اگر اس روح کو ہم اپنے نفسوں اور ماحول میں زندہ نہ رکھیں تو دوسرے لاشوں کی طرح ہم بھی ایک لاشہ ہوں گے۔ خدا کی نگاہ میں ایک زندہ فرد یا ایک زندہ جماعت نہیں سمجھے جائیں گے۔ میں نے موصی صاحبان اور موصی صاحبات سے بھی کہا تھا کہ وہ کم از کم دو افراد کو ترجمہ کے ساتھ قرآن کریم سکھائیں۔ اگر ترجمہ نہ آتا ہو اور اگر ترجمہ آتا ہو تو پھر اس کی تفسیر سکھائیں۔ قرآن کریم ناظرہ آنا چاہئے اس کا ترجمہ آنا چاہئے اور اس کی تفسیر آنی چاہئے۔ غرض قرآن کریم کو سمجھنے کی قابلیت پیدا کرنی چاہئے۔

میں نے اس کے لئے چھ ماہ کا عرصہ رکھا تھا لیکن بہت سے دوستوں نے میری توجہ اس طرف پھیری ہے کہ چھ مہینے کے اندر سارے قرآن کریم کا ترجمہ پڑھ لینا یا بہتوں کے لئے ناظرہ پڑھ لینا بھی ممکن نہیں۔ پھر جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ قرآن کریم نہ ختم ہونے والا سمندر ہے۔ انسان ساری عمر قرآن کریم سیکھتا رہے پھر بھی وہ یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اس نے قرآنی علوم سب کچھ حاصل کر لیا ہے۔

بہر حال چونکہ بہت سوں کے لئے چھ ماہ کے عرصہ میں قرآن کریم ناظرہ سیکھنا یا اس کا ترجمہ سیکھنا مشکل ہے۔ بعض کے لئے شائد ممکن ہی نہ ہو اس لئے اس مدت کو چھ ماہ سے بڑھا کر جیسا کہ دوستوں نے مشورہ دیا ہے میں ڈیڑھ سال تک کر دیتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ ڈیڑھ سال میں سارے نہیں تو بڑی بھاری اکثریت اگر وہ دل سے قرآن کریم پڑھیں تو قرآن کریم ناظرہ پڑھ لیں گے اور ترجمہ سیکھنے والے

ترجمہ سیکھ لیں گے ویسے تو ہمارے خاندان میں بھی بعض بچے ایسے ہیں جن کے متعلق مجھے ذاتی علم ہے کہ انہوں نے چھ ماہ کے اندر قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن کریم ناظرہ ختم کر لیا تھا لیکن سب بچے یا سب بڑے بھی ایسے نہیں ہوتے اس لئے کوئی حرج نہیں کہ چھ ماہ کی مدت کو ڈیڑھ سال میں تبدیل کر دیا جائے لیکن شرط یہی ہے کہ کام میں سستی اور غفلت پیدا نہ ہو۔ زیادہ سے زیادہ محنت اور زیادہ سے زیادہ توجہ سے قرآن پڑھا اور پڑھایا جائے۔

قرآن کریم کی تفسیر کا جہاں تک تعلق ہے اور قرآن کریم کے معانی اور مطالب اور معارف کے سمجھنے کا جہاں تک تعلق ہے اس کے دو حصے ہیں ایک تو یہ ہے کہ جب تک انسان اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں پاکیزہ اور مطہر نہ ٹھہرے اس وقت تک اللہ تعالیٰ ایسے بندہ کا معلّم اور استاد نہیں بنا کرتا۔ وہ پاک ہے اور پاک کے ساتھ ہی وہ اپنے تعلق کو قائم کرتا ہے۔ اس لئے بڑی دعائیں کرنی چاہئیں کیونکہ کوئی شخص قرب کے مقامات کو فضلِ الٰہی کے بغیر حاصل نہیں کر سکتا۔

قرآن کریم پر غور اور فکر اور تدبر کرنے کے لئے ایک بڑا وسیلہ اور ذریعہ یہ ہے کہ قرآن کریم کے شروع میں جو سورۂ فاتحہ ہے اور اُمّ الکتاب کہلاتی ہے اسے آدمی پڑھے اور اس کے مطالب کو سمجھنے کی کوشش کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی وضاحت سے بیان فرمایا ہے کہ قرآن کریم کی جو تفصیل ہے اس کا اجمال سورۃ فاتحہ میں پایا جاتا ہے اور یہ سورۃ اُمّ الکتاب ہے اس کے بطن سے قرآن کریم کے مضامین نکلتے ہیں۔ اگر کوئی شخص سورۃ فاتحہ کو اپنی سمجھ اور استعداد کے مطابق اچھی طرح سمجھ لے تو اس کے لئے قرآن کریم کا سمجھنا اور اس کے مطالب اور معانی اور معارف حاصل کرنا آسان ہو جائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی مختلف کتب میں اور اپنی تقاریر میں جو بدر یا الحکم میں چھپیں سورۂ فاتحہ کے بہت سے معانی بیان کئے ہیں اور دنیا کو یہ چیلنج بھی دیا کہ تم یہ سمجھتے ہو کہ تمہارے پاس جو آسمانی صحیفے ہیں ان کے بعد قرآن کریم کی ضرورت نہیں تھی۔ میں تمہیں اس طرف متوجہ کرتا ہوں کہ قرآن کریم تو قرآن عظیم ہے۔ اس کے شروع میں سات آیات پر مشتمل ایک مختصر سی سورۃ ہے اس کے اندر جو معانی اور معارف اور اسرار سماوی پائے جاتے ہیں اور اس میں جو روحانی حکمتیں ہیں ان کا اپنی تمام آسمانی کتب سے مقابلہ کر کے دیکھو تو تم اس نتیجہ پر پہنچو گے کہ تمہاری ساری آسمانی کتب تو سورۂ فاتحہ کا

بھی مقابلہ نہیں کر سکتیں۔

اس چیلنج کو میں نے بھی ایک دو دفعہ دہرایا ہے ڈنمارک میں عیسائیوں کا جو وفد مجھے ملا تھا اپنے انٹرویو (ملاقات) کے آخر میں میں نے انہیں یہ چیلنج بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں دیا تھا کہ سورۃ فاتحہ سے اپنی کتب کا مقابلہ کر کے دیکھ لو (ان شرائط اور تفاصیل کے ساتھ جن کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس دعویٰ کے مقابلہ میں کیا ہے) تو تم پر خود عیاں ہو جائے گا کہ تمہارے ہاتھ میں اس وقت جو آسمانی کتب ہیں وہ ضرورت زمانہ کو پورا نہیں کرتیں۔ آج کے زمانہ کی ضرورت کو صرف قرآن کریم پورا کرتا ہے اور سورۂ فاتحہ میں اس قسم کی معرفت اور حکمت کی باتیں اور اسرارِ روحانی بیان ہوئے ہیں کہ تمہاری کتب مل کر بھی اس قسم کے علوم اپنے اندر نہیں رکھتیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی جو رپورٹ شائع کی ہے اس میں اس چیلنج کا بھی ذکر کیا ہے۔

غرض دنیا کو مقابلہ کی دعوت دی گئی تھی اور دنیا سے مراد یہ نہیں کہ ہر کس و ناکس کھڑا ہو کر کہے کہ مجھ سے مقابلہ کر لو بلکہ دنیا میں مختلف مذاہب یا مختلف مذاہب کے جو مختلف فرقے ہیں ان کے جو سردار ہیں ان کو یہ چیلنج ہے مثلاً Catholiciem ہے کیتھولک فرقہ کا سربراہ اس وقت پوپ ہے اگر پوپ صاحب یہ چیلنج قبول کریں تو ہم مقابلہ کرنے کیلئے تیار ہیں۔ اسی طرح عیسائیوں یا ہندوؤں کے دوسرے فرقے ہیں ان کے جو سردار ہیں وہ مقابلہ کے لئے آئیں۔ مذہب کوئی کھیل اور تماشہ نہیں کہ جب اس قسم کا کوئی چیلنج دیا جائے، دعوت مقابلہ دی جائے تو کوئی شخص کھڑا ہو جائے جس کو نہ کوئی علم ہو نہ کوئی فضیلت ہو اور نہ اثر اور وجاہت اور وہ کہے میرے ساتھ مقابلہ کر لو۔ اس قسم کے تماشے نہ عقلی اور نہ روحانی طور پر ہی پسند کئے جا سکتے ہیں۔ البتہ جو مختلف فرقوں کے سردار ہیں وہ اکیلے اس دعوت کو قبول کریں یا اپنے ساتھ سَو یا ہزار یا دس ہزار آدمی ملا کر بھی مقابلہ کرنا چاہیں تو ہم اس مقابلہ کے لئے تیار ہیں۔

غرض اس لحاظ سے بھی یہ ضروری تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سورۂ فاتحہ کی جو تفسیر کی ہے اس کو مجموعی طور پر شائع کر دیا جائے کیونکہ اگر ان فرقوں میں سے کوئی مقابلہ کے لئے آئے تو وہ پہلا سوال یہ کرے گا کہ وہ کونسے معارف اور حقائق ہیں جو اس سورت میں پائے جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سورۃ فاتحہ پر مشتمل تفسیر کی ایک جلد آ گئی ہے پھر انشاء اللہ دوسری جلدیں بھی آئیں گی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے بہت سی تفاسیر کی ہیں تفسیر کبیر میں بھی اور

دوسری کتب اور متعدد خطبات میں بھی، میں نے حکم دیا ہے کہ ان کو بھی اکٹھا کیا جائے۔ پھر اس کے علاوہ جو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سکھائے جو نئی چیزیں سامنے آئی ہیں ان کے مدِّ نظر ایک تفسیر خود بھی لکھی جا سکتی ہے۔ بہر حال سورۃ فاتحہ کے مطالب اکٹھے ہو کر ایک جلد میں آ گئے ہیں یعنی وہ مطالب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان کئے ہیں۔ ادارۃ المصنفین ربوہ کی طرف سے یہ خوبصورت کتابت کے ساتھ، خوبصورت طباعت کے ساتھ، اچھے کاغذ پر شائع ہو چکی ہے اور جلد ہو کر آنی شروع ہو گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہر احمدی کو غور کے ساتھ اس پہلی جلد کو پڑھ لینا چاہئے اور اس نیت سے پڑھنا چاہئے کہ قرآن کریم سارے کا سارا اس اجمال کی تفصیل ہے۔ اگر کسی شخص کی عقل اور سمجھ اور اس کی محبت ان علوم پر حاوی ہو جائے جو سورۃ فاتحہ میں بیان ہوئے ہیں تو قرآن کریم کے بہت سے مطالب اس کے لئے آسان ہو جائیں گے۔ البتہ وہ جو کتابِ مکنون والے حصے ہیں ان کے لئے تو بہر حال تزکیۂ نفس اور طہارتِ قلب کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے وہ بھی سکھائے۔ یہ کتاب میرے نزدیک کم تعداد میں شائع ہوئی ہے۔ تین ہزار کی تعداد تو بہت تھوڑی ہے۔ اس کی قیمت بھی غالباً دس روپے ہے۔ جماعت کو اس کی طرف توجہ کرنی چاہئے صرف خریدنے کے لئے نہیں پڑھنے کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے اور جو پڑھنے کی طرف توجہ کرے گا اسے کتاب تو خریدنی پڑے گی اسے بار بار پڑھیں جو شخص چار پانچ چھ دفعہ اس کو غور سے پڑھ جائے اس کے لئے مضمون سمجھنا آسان ہو جائے گا ویسے ایک دفعہ پڑھنے سے ایک عام دماغ سارے مطالب سمجھ بھی نہیں سکے گا کیونکہ اس کے بعض حصے دقیق بھی ہیں۔ بعض حصے پڑھے لکھوں کو مخاطب کر کے لکھے گئے تھے۔ بعض عوام کو مخاطب کر کے لکھے گئے تھے۔ سورۃ فاتحہ کی وہ تفسیر جس کے مخاطب عوام ہیں اس کا سمجھنا آسان ہے لیکن جس کے مخاطب خواص تھے جو دقیق زبان بولنے والے تھے ان کی زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں مخاطب کیا تھا پھر جو عربی میں تفسیر ہے اس کا ترجمہ بھی ساتھ دے دیا گیا ہے اس واسطے سورۃ فاتحہ کی ساری تفسیر آپ پڑھ سکتے ہیں اور سیکھ سکتے ہیں اس کی طرف توجہ کریں اور خدا کرے کہ ایک دو ماہ کے اندر ہی ہمیں اس کی دوبارہ اشاعت کی ضرورت پڑ جائے اور خدا کرے کہ کارکنوں کو ہمت اور سمجھ عطا ہو کہ وہ پھر جلد اس کا (اور اگر اس میں کچھ غلطیاں رہ گئی ہیں تو ان کو دور کر کے) دوسرا ایڈیشن شائع کریں۔ عربی کے حصہ میں اعراب کی کچھ غلطیاں ہیں ان کی طرف توجہ ہونی چاہئے۔ اُردو میں بھی بعض

غلطیاں ہیں لیکن عربی کے اعراب کی درستی کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے۔ دوسرا ایڈیشن جو انشاء اللہ جلدی چھپے گا اس میں کوئی غلطی نہیں رہنی چاہئے اِلا ماشاء اللہ انسان بہرحال کمزور ہے لیکن اپنی طرف سے پوری کوشش کرنی چاہئے کہ کوئی غلطی نہ رہے۔

غرض سورۃ فاتحہ کی یہ مجلد تفسیر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مختلف کتب اور مختلف اخباروں میں جو آپ کی تقریر یا گفتگو چھپی ہے ان سے Quatations لئے گئے ہیں۔ یہ آپ حاصل کریں اور غور سے پڑھیں۔ خدا کرے کہ اس کے نتیجہ میں جو روحانی اور جسمانی اور اخلاقی اور ذہنی فوائد اور منافع ہم حاصل کر سکتے ہیں ان سے ہم اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی برکت سے زیادہ سے زیادہ حصہ لینے والے ہوں۔ آمین

(روزنامہ الفضل ربوہ ۲۶؍جون ۱۹۶۹ء صفحہ ۷ تا ۹)

☆......☆......☆